اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند — قیمت ششماہی بیرون ہند

نمبر ۱۱۳	مورخہ ۸ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء	جلد ۲۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامیابی کے لئے امام کی اطاعت اور اتباع ضروری ہے

" حقیقت میں کوئی قوم ۔ اور جماعت طیار نہیں ہو سکتی ۔ جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے جوش ۔ اور اخلاص ۔ اور وفا کا مادہ نہ ہو ۔ حضرت مسیح علیہ السّلام کو جو مشکلات اور مصائب اُٹھانے پڑے ۔ ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی تھی ۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا ۔ تو پطرس جیسے اعظم الحواریین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا ۔ اور نہ صرف انکار کیا بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیج دی ۔ اور اکثر ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا ۔ جس کی نظیر دُنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی انہوں نے آپؐ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اُٹھانا سہل سمجھا ۔ یہانتک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا ۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے ۔ اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا ۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامُراد کیا ۔ اسی طرح میں اب دیکھتا ہوں ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے ۔ اور وہ وفاداری ۔ اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں "۔

(الحکم ۱۷ ۔ مارچ ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۲ ۔ مارچ بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضورؑ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے ناظر تعلیم و تربیت کے پاؤں میں نقرس کے درد کی وجہ سے پھر تکلیف ہو گئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ابھی تک بیمار ہیں ۔ گو پہلے سے کسی قدر افاقہ ہے ۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے ۔

۱۱ ۔ مارچ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سید عزیز اللہ شاہ صاحب برادر خورد جناب سید زین العابدین صاحب کی کوٹھی کی محلہ دار الانوار میں بنیاد رکھی ۔ اور دُعا فرمائی ۔

میٹرکولیشن کے یونیورسٹی امتحان کے سنٹر قادیان میں ۱۱ مارچ سے

ایک احراری مولوی کی کذب بیانیوں کے خلاف ایک معزز غیر احمدی کی آواز

۶ مارچ کی شب کو کوچہ چیل خانہ امرتسر کی مسجد میں احراریوں نے ایک جلسہ کیا۔ دیگر ملانوں کے علاوہ مولوی بہاؤ الحق احراری نے حد درجہ کی اشتعال انگیز تقریر کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خلاف بے حد بکواس کی۔ حاضرین جلسہ کو احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے پر آمادہ کیا۔ اور ہاتھ کھڑے کرا کر عہد لیا۔ نیز کہا۔ کہ احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا منکر واجب القتل ہے۔ احراری مولوی کی بدزبانی اور فتنہ انگیزی غیر احمدی شرفاء کو بھی ناگوار گزری چنانچہ ایک معزز غیر احمدی صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ مولوی صاحب خانۂ خدا میں اسقدر جھوٹ بولتے ہو مسجدیں تو ذکر الٰہی اور عبادت کیلئے ہوتی ہیں مگر آپ ممبر رسول پر کھڑے ہو کر خلاف اسلام حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی کسی کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں کی۔ احراری ملا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "چشمۂ معرفت" پیش کرکے کہا۔ کہ اس میں رسول کریمؐ کی ہتک کی گئی ہے۔ اس پر وہی صاحب بولے مولوی صاحب آپ صریح جھوٹ بول رہے ہیں میں نے یہ کتاب پڑھی ہے۔ اس میں تو آریوں کے ان اعتراضات کے جواب ہیں۔ جو انہوں نے اسلام اور بانیٔ اسلام اور قرآن پر کئے۔ آخر شور و شر میں جلسہ درہم برہم ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء کی تقریر

اس تقریر میں شامل ہونے والے احباب اور بزرگان کی خدمت میں بہ ادب درخواست ہے۔ کہ اس تقریر کے مضمون سے جہانتک کہ انہیں صحیح طور پر یاد ہو۔ نیز اس تقریر اور اس جلسہ کے متعلقہ ضروری حالات اپنے ہاتھ سے لکھکر اور خود نہ لکھ سکنے کی صورت میں جلد سے جلد لکھوا کر صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے قادیان کے پاس ارسال فرمائیں۔ صوفی صاحب اس وقت اختلافات سلسلہ کے متعلق ایک بہت اہم مضمون لکھ رہے ہیں۔ جس میں اس جلسہ کی روئداد اور تقریر کا آنا بھی بہت ضروری ہے۔ اور مزید تاخیر کی صورت میں اس کے متعلق شہادت کے بالکل ناممکن ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے بلا تاخیر صحیح حالات لکھکر صوفی صاحب کے پاس ارسال فرمائے جائیں۔

چندہ تحریک جدید کے متعلق ضروری امور

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے جو تحریک جدید فرمائی ہے۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل امور احباب مدنظر رکھیں۔

۱۔ یکم مارچ ۱۹۳۵ء کو جماعتوں اور افراد کو چندہ تحریک جدید کے وعدے اور وصولی کی اطلاع اس لئے دی گئی تھی۔ کہ جو بقیہ رقم وعدے کی ہے۔ اسے جلد از جلد پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔

معلوم ہوا ہے۔ بعض افراد نے جن کے وعدے براہ راست حضرت امیر المومنین کے حضور پیش ہوئے تھے۔ اپنی رقم پوری یا قسط مقامی جماعت کے ذریعہ بھیجی ہے۔ حالانکہ جن احباب نے وعدے براہ راست لکھائے تھے۔ یعنی انہوں نے اپنا وعدہ جماعت کے فارم میں نہ لکھایا تھا۔ ان کو چاہئے تھا۔ کہ اپنی رقم بھی براہ راست ہی ارسال فرماتے۔ کیونکہ ان کا کھاتہ دفتر فنانشل سکرٹری چندہ تحریک جدید میں جماعت سے الگ کھولا گیا تھا۔ آئندہ کے لئے احباب نوٹ فرمالیں۔ کہ جنہوں نے براہ راست وعدے کئے ہیں۔ وہ چندہ "تحریک جدید" بھی براہ راست ارسال فرمائیں تا جماعت کے حساب میں کسی قسم کی غلطی نہ ہو۔

۲۔ جن عہدیداروں نے جماعتوں کے وعدے ارسال کئے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وعدہ کے مطابق قسط با قاعدہ وصول کرکے ارسال فرمائیں۔ جماعتوں کے عہدہ دار ذمہ دار ہیں۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقوم مرکز میں ارسال فرما کر ثواب حاصل کریں۔

۳۔ چندہ تحریک جدید کسی وعدہ کرنے والے سے بھی بااصرار نہیں وصول کیا جائیگا ہاں وعدہ کرنیوالے احباب کا فرض ہے کہ وہ موعودہ رقم خود بخود ادا کرکے جہاں اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ وہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا اور خوشنودی سے بھی بہرہ اندوز ہوں۔ عہدہ داران احباب کو صرف یاد دلا دیا کریں۔ (فنانشل سیکرٹری چندہ تحریک جدید)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ مارچ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی و بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

دستی بیعت

نمبر	نام
۱	سراج الدین صاحب امرتسر
۲	عبد الغنی صاحب گورداسپور

بذریعہ خطوط بیعت

نمبر	نام
۳	اہلیہ صاحبہ رستم علی صاحب شاہجہانپور
۴	نور محمد صاحب۔ امرتسر
۵	حسین بی بی صاحبہ "
۶	ملک جمال الدین صاحب منٹگمری
۷	عنایت اللہ صاحب۔ سیالکوٹ
۸	غلام رسول صاحب "
۹	امین الحق صاحب۔ بنگال
۱۰	بابو معین الدین صاحب۔ یو۔ پی

انگریزی دان نگران کی ضرورت

اخبار الفضل ۲۶ فروری میں ایک اعلان "بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق ضرورت" شائع ہوا ہے۔ جس میں ایسے بچوں کی تربیت کے لئے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہو کر مجوزہ سکیم کے ماتحت اپنے آپ کو پیش کرینگے۔ ایک نگران کا ذکر ہے۔ یہ نگران انگریزی دان ہونا چاہئے۔ انگریزی نہ جاننے والے دوست درخواست نہ بھیجیں۔ چونکہ جلد ضرورت ہے۔ اس لئے بچوں کی تربیت کے متعلق تجربہ رکھنے والے انگریزی دان فوراً درخواستیں بھیجدیں۔ انچارج تحریک جدید قادیان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخلہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول انشاء اللہ تعالےٰ نئی جماعت بندی کے بعد ۸ اپریل کو کھل جائیگا۔ نئے داخل ہونیوالے طلبا کو اپریل ۱۹۳۵ء کے دوسرے ہفتہ میں آکر داخل ہو جانا چاہئے۔ تاکہ پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ نئے سال کا پراسپکٹس طبع ہو کر تیار ہے۔ احباب منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ (خاکسار ہیڈ ماسٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

احراریوں اور آریوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف صف آرائی

اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمن احمدیت پر غالب نہیں آسکتے

آریوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں احراریوں کی کھلم کھلا تائید وحمایت کرنے کا ایک اور ثبوت آریہ اخبار "پرکاش" (۱۰- مارچ) نے پیش کیا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہندو پریس میں یہ افواہ مشہور ہوئی تھی۔ کہ احراری لیڈر جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنی مخالفت کا رُخ پھیر کر آغا خانیوں کی طرف کرنے والے ہیں۔ اور چونکہ سیالکوٹ میں آغا خانیوں کی ایک کافی تعداد پائی جاتی ہے۔ اس لئے احراری اپنی یہ نئی مہم سیالکوٹ سے شروع کریں گے ؛

اس سے آریوں نے یہ سمجھ کر کہ احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو شور و شر۔ اور فتنہ وفساد کھڑا کر رکھا ہے۔ اور جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نہایت ہی نقصان دِہ ہے۔ وُہ ناکامی ونامرادی کی موت مرجائے گا۔ احراریوں کی پیٹھ ٹھونکنے۔ اور ان کا دل بڑھانے کی کوشش شروع کردی۔ چنانچہ "پرکاش" نے لکھا:-

"پریس میں یہ افواہ شائع ہوئی ہے۔ کہ احراری لیڈر مرزائیوں کے بعد اب آغاخانیوں کے خلاف جہاد شروع کرنے والے ہیں۔ اور جس طرح مرزائیت کو وہ اسلام کے خلاف مات کرنے کی سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح آغاخانیت کے خلاف کریں گے۔ چونکہ ہمیں اس بات کا علم ہے۔ کہ مرزائیت نے اسلام کو جتنا نقصان پہونچایا ہے اتنا آغاخانیت نے نہیں۔ اس لئے ہم اپنے احراری دوستوں سے یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ وُہ جب تک مرزائیت کا قلع قمع نہ کرلیں، تب تک کسی دوسرے محاذ پر نہ پڑیں"

قطع نظر اس سے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف آریوں کی یہ جدوجہد احراریوں کے لئے کہاں تک مؤثر ہوسکتی ہے، سوال یہ ہے۔ کہ آریہ کب سے اسلام کے حامی۔ اور خیر خواہ بنے ہیں۔ اور انہیں کس وقت سے اسلام کو نقصان پہونچنے سے محفوظ رکھنے کا خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ وُہ اسلام کی حفاظت کا دم بھرنے لگے ہیں۔ کیا اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہے۔ کہ بانی آریہ سماج نے دُنیا کے تمام مذاہب کے بانیوں کو اور بزرگوں کے خلاف جو بد زبانی کی ہے اس میں سب سے زیادہ بیہودہ سرائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہے۔ اور سب سے زیادہ گند اسلام کے متعلق اچھالا ہے۔ پھر کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ بانی آریہ سماج کے اسلام کے خلاف نہایت دل آزار طریقِ عمل کے نتیجہ میں آئے دن آریہ سماجیوں میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو دُنیا کے سب سے عظیم الشان۔ اور بے مثال ہادی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت ہی نازیبا اور ناقابلِ برداشت توہین کے مرتکب ہوکر مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرتے رہتے ہیں۔ اور جب کوئی ایسا بد زبان آریہ کسی جذبات پر قابو نہ رکھ سکنے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لینے والے مسلمان کے ذریعہ کیفرِ کردار کو پہنچ جاتا ہے۔ تو تمام کے تمام آریہ مقتول کو شہید دھرم قرار دیتے اور اسکی یادگار قائم کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں کراچی کے نتھورام اور قصور کے پالے شاہ کے واقعات ابھی بالکل تازہ ہیں جنہیں حال ہی میں محض اس لئے شہید دھرم قرار دیا گیا۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہائی تحقیر اور اسلام کی بے حد تذلیل کرنے کی وجہ سے مارے گئے ؛

کیا ان حالات میں کوئی نادان سے نادان مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ آریوں کے دلوں میں اسلام کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی ہمدردی کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہے۔ پھر کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں آریہ اپنے آپ کو اسلام کے بہت بڑے خیر خواہ اور مسلمانوں کے سب سے بڑھ کر ہمدرد کی شکل میں پیش کرتے ہوئے ذرا انہیں شرماتے۔ اور احمدیت کے خلاف فتنہ و شرارت پھیلانے والوں کو اپنے دوست بنا کر انہیں یہ مشورہ دینا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ جب تک وُہ احمدیوں کا قلع قمع نہ کرلیں، کسی دُوسرے محاذ پر نہ پڑیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک احمدی اسلام کو جتنا نقصان پہونچا رہے ہیں۔ اتنا کوئی اور نہیں پہونچا رہا ؛

ذرا غور تو فرمایئے۔ یہ کہنے والے ہیں کون؟ وُہی جن کے "رشی" نے دُنیا سے اسلام کو مٹا دینا اور بیخ وبُن سے اکھیڑ پھینکنا اپنے مشن کا سب سے اہم مقصد قرار دیا۔ وُہی جو اس مقصد کے حصُول کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ وُہی جو آئے دن رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ وُہی جو اسلام کو بدترین مذہب قرار دیتے ہیں۔ وُہی جو دن رات اسلام اور بانیٔ اسلام پر گندے سے گندے اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اگر فی الواقعہ وُہ یہ سمجھتے۔ کہ احمدیت اسلام کو نقصان پہونچا رہی ہے۔ اور احمدی اسلام کے دُشمن ہیں۔ تو وُہ احمدیوں کی حمایت کرتے۔ اور چاہتے۔ کہ احمدیت زیادہ سے زیادہ ترقی کرے۔ کیونکہ ان کا اپنا مقصد اور اپنی خواہش یہی ہے۔ کہ اسلام کو دُنیا سے حرف غلط کی طرح مٹا دیں۔ لیکن یہ کیا۔ کہ وُہ خود تو اسلام کی مخالفت میں سرگرم ہیں اور اس کے لئے ناجائز سے ناجائز حرکات جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن احراریوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وُہ اس وقت تک دم نہ لیں جب تک احمدیوں کا قلع قمع نہ کرلیں۔ کیونکہ احمدی اسلام کو نقصان پہونچا رہے ہیں۔ اور احراری بھی اسلام کے متعلق ایسے بے غیرت اور بے حمیت واقعہ ہُوئے ہیں۔ کہ وہ اسلام کے خلاف آریوں کے طریق عمل کو دیدہ دانستہ نظر انداز کرکے صرف ان کے یہ کہہ دینے پر پھُولے نہیں سماتے۔ کہ احمدیوں کے خلاف شر انگیزی جاری رکھو ؛

حقیقت یہ ہے۔ کہ آریہ خُوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ احمدی اسلام کے دُشمن نہیں۔ بلکہ اس کے سب سے بڑے حامی اور ہر میدان میں اس کے لئے سینہ سپر رہنے والے فتح نصیب مجاہد ہیں اور احمدیوں کے ہوتے ہوئے اسلام کے مقابلہ میں ان کے دھرم کا ٹھہرنا ممکن نہیں۔ اس لئے وُہ اسلام کے نادان دوستوں کی حمایت کرکے چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کی حفاظت کرنے والی۔ اور اس کی صداقت ثابت کرنے والی جماعت کو نقصان پہنچائیں۔ مگر یاد رکھیں۔ ان کی یہ خواہش تا قیامت بر نہ آئیگی۔ اور جو لوگ ان کے بہکائے میں آکر جماعت احمدیہ کے رستہ میں حائل ہونگے۔ اور اسے حفاظتِ اسلام سے باز رکھنا چاہیں گے۔ وُہ بھی خائب و خاسر رہیں گے۔ کیونکہ وُہ نفس کے بندے ہیں اور انہوں نے محض نفس پرستی اور پیٹ پوجا کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ برپا کر رکھا ہے یہ ایسی واضح بات ہے۔ کہ سمجھدار اور حقیقت شناس غیر مسلم اصحاب بھی اس سے خوب آگاہ ہیں۔ چنانچہ "پرکاش" نے احراریوں کو جو مشورہ دیا ہے اور جو اوپر درج ہوچکا ہے۔ اس پر رائے زنی کرتا ہوا اسکا معاصر "شیر پنجاب" لکھتا ہے:-

"معاصر پر کاش کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ احراری قادیانیوں کو چھوڑ کر آغا خاں سے کبھی نہ الجھیں گے۔ کیونکہ آغا خاں کے پاس اپنے مخالفوں کا مونہہ بند کرنے کے لئے چاندی کا جوتا موجود ہے۔ یقیناً انگریزوں کے ہاتھ آلۂ کار بن کر جس قدر نقصان ہندوستان کو آغا خاں نے پہنچایا ہے۔ اس قدر کسی دوسرے شخص نے نہیں پہنچایا۔ خدا کا اوتار کہلانے، "اپنے" وطن کا سب سے بڑا دشمن ہونے اور ہندوستان کے پولیٹکل مستقبل کو تباہ کرنے کے باوجود جو شخص مسلمانوں کا سب سے بڑا لیڈر ہے۔ اس کی مخالفت کی تاب کس میں ہے۔

اے زر تو خدا نہی ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجات

آغا خاں تجربہ کے لئے تیار نہ ہو۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ اگر وہ اپنی تھیلیوں کے مونہہ کھول دے۔ تو بعض احراری لیڈر اسے خدا کا اوتار تسلیم کر لینے پر بھی آمادہ ہو جائیں۔ قادیانیوں کے پاس بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ روپیہ نہیں ورنہ احرار کو مخالفت سے باز رکھنا بھی کوئی بڑی بات ہے۔"

آغا خان صاحب کے سیاسی طریق عمل کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اُسے کوئی صحیح سمجھے یا نہ سمجھے۔ لیکن یہ بالکل درست ہے کہ احراریوں کو آغا خانیوں کے خلاف کبھی ایک حرف کہنے کی بھی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کجا یہ کہ وہ ان کے خلاف جہاد شروع کرنے کے مرتکب ہوں۔ اور اس کی وجہ وہی ہے۔ جو معاصر "شیر پنجاب" نے بیان کی ہے۔ کیا جن لوگوں کی یہ اوقات ہو۔ جن کا شیوہ در در سے ٹکڑے مانگنا ہو۔ اور جن کا دہن لقمہ سے بند کر دینا کوئی مشکل بات نہ ہو۔ وہ اس جماعت پر غالب آ سکتے اور اس کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ جو اپنی جان و مال اسلام کے لئے قربان کرنا خوش قسمتی سمجھتی ہے۔ اور اسلام کے لئے ایسی قربانیاں کر رہی ہے۔ جن کی مثال تمام دنیا کے مسلمان پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

کئی مواقع ایسے آئے۔ جب احراری لیڈروں کا مونہہ اسی طرح بند کیا جا سکتا تھا۔ جس طرح معاصر "شیر پنجاب" نے لکھا ہے۔ مگر اس قسم کی چاٹ لگانے کی نسبت یہی بہتر سمجھا گیا۔ کہ یہ لوگ جو کچھ کر سکتے ہیں کر لیں۔ تا دنیا پر ایک بار پھر واضح ہو جائے۔ کہ باطل باطل ہی ہے۔ اور حق حق۔ اور ایسا ہو کر رہیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس وقت آریوں کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان کی حمایت و تائید نے اسلام کے اندرونی دشمنوں کو کچھ نفع نہ دیا۔ شرارت خواہ کتنے ہی زور شور سے سر اٹھائے۔ ناکامی اسکے لئے یقینی ہے۔ ایسی صورت میں تو اسکے متعلق کوئی شک وشبہ ہی نہیں ہو سکتا۔ جبکہ وہ ایک برگزیدہ خدا کی جماعت کے خلاف برپا کی جائے۔

ٹائمز آف لنڈن میں اسلام کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

اسلام اور بولشویزم میں کوئی اشتراک نہیں

یورپ میں تبلیغ اسلام کرنے والے احمدی مبلغ جہاں اسلام کی خوبیاں پیش کر کے سعید الفطرت لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت اور الفت پیدا کر رہے ہیں۔ وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے کہ اسلام کے متعلق جب کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔ تو حتی الامکان اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔ اسی سلسلہ میں مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل نوٹ ٹائمز آف لنڈن کے ایڈیٹر کو لکھا۔ جو ۹ رفروری کے ٹائمز میں شائع ہوا ہے۔

میں آپ کی توجہ ایک فقرہ کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جو آج صبح آپ کے مؤقر جریدہ میں لارڈ لوتھین کے اعلیٰ پایہ کے آرٹیکل میں درج ہو گیا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ "جب روس اچھی طرح منظم مضبوط اور مسلح ہو جائے گا۔ اور سٹالین موجود نہ ہوگا۔ تو پھر وہ کیا کرے گا۔ کیا وہ پھر اسلام کی فوجی فتوحات کی یاد تازہ کرے گا"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اسلام کا بالشویزم سے گہرا رشتہ ہے۔ اور یہ کہ اسلام ایک فوجی نظام ہے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ چونکہ ان کے بیان کرنے سے دنیا کو جو اسلام کے متعلق پہلے ہی بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہے۔ کسی فائدہ کی بجائے الٹا نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس لئے میں معزز نامہ نگار کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ اسلام اور بالشویزم میں قطعاً کوئی اشتراک نہیں۔ اسلام بلا شک وشبہ صلح و آشتی کا مذہب ہے لفظ اسلام کے معنی ہی امن اور صلح کے ہیں۔ اور اسلئے جنگ و جدال کا اس میں کوئی مفہوم نہیں پایا جاتا۔

مزید براں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اسلام اور عیسائیت دونو ہی ظلم اور تعدی کی اجازت نہیں دیتے۔ گو یہ ممکن ہے کہ دونو مذاہب کے پیرو انفرادی حیثیت سے کبھی اس کے مرتکب ہوئے ہوں۔

حکومت پنجاب کے بعض اعلےٰ افسر اور مولوی ظفر علی کی مزاج پرسی

حال میں جب مولوی ظفر علی کو موٹر کا حادثہ پیش آیا۔ جس سے ان کے ایک ہاتھ کی انگلی ٹوٹ گئی۔ اور دونوں ہاتھ متورم ہو گئے۔ تو "زمیندار" نے بعض ایسے لوگوں کا جو حکومت پنجاب کے اعلیٰ ملازم ہیں۔ اس لئے شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے مولوی ظفر علی سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اور نواب مظفر خاں ریونیو منسٹر۔ مرزا معراج الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی۔ مسٹر گاربٹ سابق چیف سکرٹری حکومت پنجاب حال کمشنر ملتان اور سر سکندر حیات خاں سابق ریونیو منسٹر کے نام خاص طور پر پیش کئے۔

کسی مصیبت زدہ سے اظہار ہمدردی قابل اعتراض بات نہیں۔ لیکن جن ارکان حکومت کو آج تک سرکاری حلقوں سے باہر کسی بڑے سے بڑے سیاسی لیڈر یا ایڈیٹر سے متعلق اس قسم کی تکلیف فرمائی کے لئے فرصت نہ ملی ہو۔ ان کی طرف سے مولوی ظفر علی ایسے انسان کی صرف ایک انگلی کے ٹوٹنے پر مزاج پرسی کے لئے وقت نکال لینا حیرت انگیز ضرور ہے۔ چنانچہ معزز معاصر "بندے ماترم" نے بھی لکھا ہے کہ:۔

"لالہ لاجپت رائے جب پولیس کی لاٹھیوں سے زخمی ہوئے تو ان کے ساتھ کسی مقامی افسر نے اظہار ہمدردی کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ پھر آج مولانا ظفر علی خاں کے ساتھ حکام میں سے بعض کو ہمدردی کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی"۔

بے شک لالہ لاجپت رائے سیاسی لحاظ سے بہت بڑے پایہ کے لیڈر تھے اور ان کو حادثہ بھی سخت پیش آیا تھا۔ مگر کسی اعلےٰ ملازم حکومت نے لفظی ہمدردی کے اظہار کی بھی ضرورت نہ سمجھی لیکن آج ایسے اعلےٰ افسر نظر آ رہے ہیں۔ جو حکومت کے ایک ثابت شدہ بدخواہ اور ایڈیٹر کی انگلی کے مضروب ہونے پر بھی مزاج پرسی ضروری سمجھتے ہیں۔

یہ روش بذات خود قابل تعریف ہے۔ بشرطیکہ کسی خاص وجہ کی مرہون منت نہ ہو۔ اور خاص حالات سے مخصوص نہ ہو۔ چونکہ یہ کہنا مشکل ہے کہ حکام کی اچانک قلب ماہیت ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہی کہا جائے گا۔ کہ اس کی تہ میں کوئی اور وجہ کام کر رہی ہے۔

احمدیّت ہی حقیقی اسلام ہے

جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کا لیکچر

جماعت احمدیّہ کی موجودہ مشکلات کا ذکر

لاہور میں ۲۰ مارچ ساڑھے سات بجے شام احمدیہ انٹر کالجئیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں تمام مذاہب کے معززین اور تعلیم یافتہ لوگوں کے ایک بہت بڑے مجمع میں جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء نے "احمدیت کا پیغام" کے موضوع پر انگریزی میں لیکچر دیا۔ جناب سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے صدر تھے۔ ایسوشی ایٹڈ پریس نے اس لیکچر کا خلاصہ ہندوستان کے اخبارات کو بھیجا۔ ذیل میں اس اہم لیکچر کی کسی قدر تفصیل اردو میں پیش کی جاتی ہے۔

تقریر کرنے کی وجہ

جناب چودھری صاحب موصوف نے فرمایا۔ حضرات جب کبھی مجھے تقریر کرنے کے لئے دعوت دی جائے۔ تو میں حتے الوسع اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر اس دفعہ جب احمدیہ انٹر کالجئیٹ ایسوسی ایشن کے سکرٹری صاحب میرے پاس آئے۔ تو میں نے خوشی سے ان کی دعوت کو منظور کر لیا اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آجکل اردو پریس کے ایک حصہ میں احمدیت کو غلط رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ طرح طرح کی دشنام طرازی اور مغالطہ دہی سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور اس پاک تحریک کے خلاف جو دنیا میں امن وسلامتی کا پیغام لیکر آئی ہے۔ ایک طوفان برپا ہے۔ ان حالات میں میں نے اپنا فرض سمجھا۔ کہ احمدیت کا منور چہرہ دنیا کے سامنے پیش کروں۔ اور ان غلط فہمیوں کو جو پھیلائی جا رہی ہیں دور کر دوں۔

احمدیت کیا ہے؟

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ احمدیت کوئی نیا پیغام لیکر دنیا میں نہیں آئی۔ اسکے بالمقابل ایک طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ تحریک اسلام میں ایک تغیر پیدا کرنیوالی تحریک ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اسے مٹا دیں۔ اس عقدہ کو سلجھانے کے لئے میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ دراصل یہ دونوں خیالات درست نہیں۔ میں ایک مثال دیکر احمدیت کی پوزیشن کو واضح کرتا ہوں۔ اسلام کی مثال ایک سمندر کی سی ہے۔ جس میں بالکل سکون تھا۔ اس میں ایک زبردست لہر اٹھی جس نے اس سمندر میں تموج پیدا کر دیا۔ یہ لہر احمدیت کی لہر ہے۔ اس لہر کو سمندر سے الگ نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ ہی اس لحاظ سے کہ وہ سمندر کے پانی کا ایک جزو ہے۔ اس کی اہمیت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس لہر نے سکون میں حرکت پیدا کر دی ہے۔ اسلام اور احمدیت دو مترادف لفظ ہیں۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اس لئے آئندہ لیکچر میں خواہ میں احمدیت کا لفظ بولوں یا اسلام کا میری مراد ایک ہی ہوگی۔

احمدیت پیش کرنیوالے کی بعثت

احمدیت نے اسلام کو اس بیسویں صدی میں نئے نقطہ نگاہ سے پیش کیا ہے اس لحاظ سے کہ اس کا سرچشمہ قرآن ہے۔ یہ پرانی تحریک ہے۔ یہ کوئی نیا مذہب نہیں۔ بلکہ اسلام کے اندر ایک نئی تحریک ہے۔ جسطرح مادی دنیا سائنس کی ایجادات کیوجہ سے نیا رنگ اختیار کر رہی ہے۔ اسی طرح عالم روحانیت میں بھی ایسے آدمی پیدا ہوتے رہینگے۔ جو نئی نئی ضروریات کے مطابق اسلام کی مقدس تعلیم کو دنیا میں پیش کریں گے۔ اسی غرض کیلئے احمدؑ آف قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی ہدایت کیلئے مبعوث کیا۔ احمدیت نے کوئی نئی بات اسلام میں داخل نہیں کی بلکہ اسلامی تعلیمات کی خوبیوں کو جو دنیا کی نظر سے پوشیدہ تھیں۔ بے نقاب کیا۔ اس لحاظ سے ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کیا۔ احمدیت نے انسانوں کے بنائے ہوئے اصول سے جو اسلام میں داخل ہو گئے تھے اسلام کو پاک کیا۔ اور اسلامی تعلیمات کے منور چہرہ کو جس پر تاریکی کی نقاب پڑ چکی تھی دنیا کے سامنے ظاہر کیا۔ احمدیت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی پیغام ہے۔

اسلام کا معجزہ

پھر احمدیت کے ذریعہ قرآن کا سب سے بڑا معجزہ یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ دنیا میں جسقدر تغیرات پیدا ہونگے۔ ان سب کیلئے قرآن پاک میں رہنمائی موجود ہے۔ کوئی مشکلات ایسی پیدا نہ ہونگی۔ جنکا حل قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔ اس زمانہ کی پیش آمدہ مشکلات کا حل بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس یہ قرآن کریم کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ کہ آئندہ کی تمام مشکلات کا حل اس میں موجود ہے یہی احمدیت کی تعلیم ہے۔

مفاہمت کا سلسلہ

پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی نے اپنی تعلیم کے ذریعہ مفاہمت کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ حضرت احمد علیہ السّلام کی زندگی میں لاہور میں مذاہب عالم کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں حضور کا بھی ایک مضمون پڑھا گیا تھا۔ آپ نے کسی مذہب پر حملہ کئے بغیر اسلامی تعلیمات کو ایسی خوبی سے پیش فرمایا۔ کہ دوست دشمن سب عش عش کر اُٹھے ۱۹۲۴ء میں لندن ویمبلے نمائش کے موقعہ پر مذاہب کی ایک کانفرنس ہوئی۔ اس میں حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ اور میں بھی شریک ہوا۔ میرے ہاتھ میں یہ کتاب ہے "احمدیت یا حقیقی اسلام"۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تصنیف فرمودہ ہے۔ اسی کتاب کا خلاصہ میں نے اس مذہبی کانفرنس میں پڑھا تھا۔ ہماری جماعت تبلیغ اسلام کا کوئی موقعہ نہیں جانے دیتی احمدیت نے اختلاف کی قوتوں کے خلاف ہر موقعہ پر مفاہمت محبت اور امن وسلامتی کا پیغام پیش کیا ہے۔

تعلق باللہ کا عملی ثبوت

حضرت احمد علیہ السلام نے خالق اور مخلوق کے درمیان مفاہمت پیدا کی بندے اور خدا کے درمیان تعلق پیدا کیا۔ آپ نے بتایا۔ خدا اب بھی اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور تعلق باللہ کا عملی ثبوت دنیا کے سامنے پیش کیا۔

مختلف مذاہب کے پیرؤوں میں اتحاد

پھر احمدیت نے مختلف مذاہب کے پیرووں کے درمیان محبت وآشتی کا تعلق پیدا کیا۔ اور بتایا ہے۔ کہ تمام مذاہب کے بانی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انسان تھے جو مختلف وقتوں میں دنیا کی ہدایت کیلئے آتے رہے۔ احمدیت نے مذاہب کے اختلاف کو تسلیم کر کے ان میں اتحاد کی راہ پیدا کی۔ اور بتایا۔ کہ تمام مذاہب کی ابتداء اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوئی۔ اور تمام مذاہب کا منبع اور سرچشمہ ذات باری ہے۔ اس لحاظ سے تمام مذاہب کے پیرو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ میں حضرت کرشنؑ، حضرت رامچندرؑ اور حضرت بدھؑ سب پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ میں انکی صداقت پر اسی طرح ایمان رکھتا ہوں جسطرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر۔ میں اپنے دعویٰ کی دلیل میں قرآن پاک کو پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان من امۃ الاخلا فیھا نذیر۔ پھر اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ دوسرے مذاہب کو برا بھلا کہے بغیر اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا

ہم احمدیت کی اس مقدس امانت کو جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے دنیا ... تک پہنچا کر رہیں گے

کے سامنے پیش کرو۔ اخلاقیات میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بتایا۔ کہ ہر انسان فطرت سلیم لیکر اس دنیا میں آتا ہے اس طرح شرف انسانی کا ایک حسین تصور دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔

موجودہ مشکلات کا حل

آج دنیا معاشرتی طور پر ایک خطرناک مشکلات کے دور میں سے گذر رہی ہے بعض عقلمندوں کا خیال ہے۔ کہ اس بدحالی کا سبب معاہدہ وارسائے ہے۔ جس میں جنگ عظیم کے بعد فاتح طاقتوں نے مفتوح حکومتوں سے وادارانہ سمجھوتہ کرنیکی بجائے ان کو کچلنے کی کوشش کی۔ تا وہ پھر کبھی اپنے قدموں پر کھڑی نہ ہو سکیں۔ اسلام اس امر سے روکتا ہے۔ کہ تم محکوم قوم کو کچل دو۔

پھر آج مزدور اور سرمایہ دار کا جھگڑا خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ اگر دنیا اسلام کی پاک تعلیمات پر عمل کرے۔ تو تمام مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ اسلام دنیا میں ایک ایسی سوسائٹی قائم کرنا چاہتا ہے۔ کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے کی بجائے مختلف ہاتھوں میں گھومتی رہے۔ وہ چند افراد کی خوش حالی کی بجائے سوسائٹی کی بحیثیت مجموعی خوش حالی چاہتا ہے۔ جناب چوہدری صاحب نے اس دعویٰ کے ثبوت میں تفصیلی طور پر اسلامی تعلیمات پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

(۱) اسلام نے زکوٰۃ کا حکم دیا۔ اور راس المال پر بھی اڑھائی فیصدی زکوٰۃ لگائی۔ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ یہ کوئی معمولی ٹیکس نہیں۔ آپ نے زکوٰۃ کے مصرف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ روپیہ صرف غرباء پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔

(۲) وراثت کی تقسیم اسلام نے اس خوبی سے کی۔ کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو۔ ماں باپ بہنیں۔ بھائی اور دیگر بہت سے ورثا کے حقوق قائم کئے۔ انگلستان کے قانون کی طرح نہیں، کہ سب جائداد کا وارث صرف بڑا بیٹا ہو۔ اور چھوٹے بیٹے بڑے بھائی کے رحم پر چھوڑ دیئے جائیں۔

جماعت احمدیہ کی موجودہ مشکلات کا ذکر

آخر میں جناب چوہدری صاحب نے فرمایا میری تقریر بہت طویل ہو گئی ہے۔ اور میں احباب کو زیادہ دیر تک بٹھانا نہیں چاہتا میں چند منٹ میں اپنی تقریر ختم کر دوں گا۔ اب صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت ایک نہایت نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ تمام مخالف طاقتیں ہماری تباہی اور بربادی کے درپے ہیں۔ ہمیں ہر قسم کے سب و شتم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ کوئی جھوٹ نہیں۔ جو ہمارے خلاف بولا نہ جاتا ہو۔ کوئی تلوار نہیں۔ جو ہمارے خلاف نہ اٹھتی ہو۔ مخالفت کے زہریلے تیر ہر طرف سے چل رہے ہیں۔ مخالفت کا ایک مہیب طوفان ہمارے خلاف بپا ہے۔ مگر احمدیت کا پودا اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے۔ زہریلی ہوائیں اور شور ناک زمین اسے خشک نہیں کر سکتی۔ جس مالی نے اسے لگایا ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ دشمن جتنا زور چاہے لگالے۔ ہماری جان و مال اور عزت پر حملہ کرے۔ مگر احمدیت کی اس مقدس امانت کو جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ ہم دنیا تک پہنچا کر رہیں گے۔ ہم تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے۔ سونا بھٹی میں پڑ کر کندن بنتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ کہ اس کی جماعتیں آگ میں سے گذرتی۔ اور مشکلات و مصائب کا نشانہ بنتی ہیں۔ دائمی زندگی کے لئے انہیں ایک موت قبول کرنی پڑتی ہے۔ ہم تو ان مشکلات میں سے گذر جائیں گے۔ مگر ہمارے مخالف سوچیں کہ وہ اس ناانصافی کا جو ہمارے ساتھ برت رہے ہیں۔ اور اس زیادتی کا جو ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ وہ سوچیں کیا یہ باتیں ان کو نیک نام کرنے والی ہیں یا بدنام۔ آئندہ نسلیں ان کے کارناموں پر فخر کریں گی۔ یا شرم کے مارے سر جھکالیں گی۔ یاد رکھو ہم ہدایت و روشنی کے پیغامبر ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا وہ خدا خود ہماری حفاظت کرے گا۔ میں آپ صاحبان سے انصاف کے نام پر، انسانیت کے نام پر۔ خدائے بزرگ و برتر کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ کسی حالت میں بھی انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ آخر میں دعائیہ کلمات پر آپ نے تقریر ختم فرمائی۔

اس کے بعد سید عبدالقادر صاحب صدر نے فرمایا۔

حضرات! میں نے عرض کیا تھا۔ کہ چوہدری صاحب ایک بہت بڑے عالم دین ہیں۔ ان کی تقریر سے میرے قول کی تائید ہو گئی۔ آپ نے اسلامی تعلیمات کو جس خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ آج کل سخت مشکلات میں سے گذر رہی ہے۔ میں افسوس سے اس امر کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ناانصافی کی جا رہی ہے۔ مگر جیسا کہ چوہدری صاحب نے فرمایا ہے کوئی قوم مشکلات کے بغیر زندہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آپ کو ہمارا ممنون ہونا چاہیئے۔ مگر میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ جتنی چاہیں مخالفت کریں۔ مگر انصاف کا دامن ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ جس طرح احمدیہ جماعت انصاف سے کام لیتی ہے آپ بھی انصاف سے کام لیں۔ آج کل جماعت احمدیہ کے خلاف مصائب و مشکلات کے پہاڑ گرائے جا رہے ہیں۔ مگر یہ احمدی جماعت اس سے تو سرفراز اور سربلند ہو گی۔ میں نے جناب امام جماعت احمدیہ کے وہ تاریخی خطبے پڑھے ہیں۔ جو آپ نے پچھلے دنوں بیان کئے۔ اور میں ان سے بہت متاثر ہوا اور میں نے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو پیغام بھیجا۔ کہ آپ کے روح پرور خطبے ایک نہ ایک دن آپ کو ایک بہت بڑی سیاسی قوت بنا دیں گے۔ جو لوگ احمدیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ ان کے لئے مفید کام کر رہے ہیں۔ جناب چوہدری ظفراللہ

سر میاں فضل حسین کی خدمات کے اعتراف میں جلسے

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کا وہ مراسلہ جو درج ذیل کیا جاتا ہے اس میں تحریک کی گئی ہے۔ کہ ۲۹ مارچ یوم سر فضل حسین منایا جائے اور جمعہ کے اجتماع میں سر موصوف کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی جائے چونکہ آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب نے مسلسل کئی سال تک اپنے ملک اور قوم کی بڑی قابلیت اور سرگرمی سے نہایت اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اپنی صحت و تندرستی کی قطعاً پروا نہ کرتے ہوئے ان خدمات میں منہمک رہے ہیں۔ اس لئے تمام اہل ملک خصوصاً مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اب جبکہ سر موصوف نہایت کمزور صحت کے ساتھ اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ جلسے منعقد کر کے نہ صرف ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ بلکہ ان کی خدمات کا بھی اعتراف کریں۔ جماعت احمدیہ کو بھی اس تحریک میں سرگرمی سے حصہ لینا چاہیئے۔ یہ نہ صرف میاں صاحب موصوف کی اہم خدمات کی قدردانی کا ثبوت ہو گا۔ بلکہ اس شور و شر کا بھی بہترین جواب ہو گا۔ جو پچھلے دنوں پنجاب کے ایک فتنہ پرداز طبقہ نے جناب میاں صاحب موصوف کے خلاف اس بات کی آڑ میں برپا کیا تھا۔ کہ انہوں نے جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی کونسل کا ممبر منتخب ہونے میں مدد کی ہے۔ میاں صاحب موصوف نے اس بارے میں کچھ کیا ہو۔ یا نہ کیا ہو ہمارے نزدیک سر موصوف کی ذاتی قابلیت اور انکی اہم ملکی خدمات اس بات کی مستحق ہیں۔ کہ ان کا اعتراف کیا جائے۔ اور جماعت احمدیہ کو اس کے متعلق پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

یوم سر فضل حسین

میاں سر فضل حسین کو خدا نے جو علمی اور دماغی قابلیت کی دولت دی تھی۔ اس کی انہوں نے خدا کے رستہ میں زکوٰۃ ہی نہیں دی۔ بلکہ اپنا پورا سرمایہ عقلی و دماغی مسلمانوں کی خدمت و امداد کے لئے خرچ کر دیا۔ اور اب وہ اپنے عہدہ کی میعاد ختم کر کے جانے والے ہیں لہذا آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ ۲۹ مارچ کو جمعہ کی نماز کے بعد ہر جامع مسجد میں میاں صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے پروردگار عالم کے دربار میں دعا کریں۔ تاکہ مسلمانوں کی ان حریف اقوام کو معلوم ہو کہ جن کے اخبار اور جن کے لیڈر رات دن میاں سر فضل حسین کی اس بناء پر مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی حمایت امداد کیوں کرتے ہیں۔ اور دشمنوں کے سفاک حملوں سے انہیں کیوں بچاتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے محسنوں کی قدر کرنی جانتے ہیں۔ تمام مسلمان

احراریوں کی فتنہ انگیزیوں اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف

احمدی جماعتوں کی طرف سے صدائے احتجاج

نیشنل لیگ لائل پور کی قراردادیں

۴ فروری ۱۹۳۵ء کو نیشنل لیگ لائلپور نے حسب ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس کیں۔

(۱) نیشنل لیگ لائلپور کا یہ اجلاس قرار دیتا ہے۔ کہ قادیان جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز میں دفعہ ۱۴۴ کے غیر ضروری نفاذ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے جماعت احمدیہ کے دلوں کو بے حد مجروح کیا ہے۔ اور احراری گندہ دہن مولویوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ نیز ایسے احکام گورنمنٹ اور قانون کے وقار کو کم کرنے کے علاوہ راعی اور رعایا کے باہمی تعلقات کو خراب کرنے کا باعث ہو رہے ہیں۔ لہٰذا یہ جلسہ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ بہت جلد منسوخ کر دے۔

(۲) یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ قادیان مقدس مرکز جماعت احمدیہ میں احراری فتنہ پرداز اور گندہ دہن مولویوں کا جانا محض شرارت پیدا کرنے اور قادیان کے پُرامن شہریوں کو اشتعال دلانے اور امن عامہ میں خلل ڈالنے کی نیت سے ہے۔ لہٰذا گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ ایسے مولویوں کا داخلہ قادیان میں بند کر دے۔

(۳) ان قراردادوں کی نقول۔ وائسرائے ہند گورنر پنجاب حضرت امیر المومنین اور اخبارات کو ارسال کی جائیں۔

خاکسار عصمت اللہ خان وکیل

جماعت احمدیہ لب گڑھ کی قراردادیں

۱۵ فروری ۱۹۳۵ء جماعت احمدیہ کا جلسہ بصدارت حکیم انوار حسین صاحب زبدۃ الحکماء منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ لب گڑھ کا یہ جلسہ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو اپنے دلوں کے زخمی کرنے کا موجب قرار دیتا ہے کیونکہ قادیان جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے۔ اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس کا نفاذ بہت جلد منسوخ کرے۔

(۲) تجویز ہوا کہ اس کی ایک نقل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور اخبار الفضل گورنر پنجاب۔ اور وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کی جائیں۔

خاکسار لطیف احمد

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی قراردادیں

۱۰ فروری کو نیشنل لیگ سیالکوٹ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز اور ملحقات میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور باوجود اس بات کے کہ احراریوں کی سخت اشتعال انگیزیوں کے باوجود جماعت احمدیہ نہایت پُرامن ہے۔ حکام کے ایسے رویہ کو نہایت غیر منصفانہ قرار دیتا ہے۔ اور اسے قادیان کے باشندوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کرنے کا مترادف سمجھتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ احراری ملا عنایت اللہ کے ٹریکٹ کی ضبطی کو بالکل ناکافی سمجھتا ہے۔ جس میں کہ جماعت احمدیہ کے جذبات کو بہت بری طرح مجروح کیا گیا ہے۔ اور حکومت کی طرف سے ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں احراریوں کے چار ٹریکٹوں کی ضبطی ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس شرارت کے انسداد کے لئے موثر کارروائی کی ضرورت ہے۔ اور اس لئے یہ جلسہ حکومت سے استدعا کرتا ہے کہ اس قسم کی شر انگیزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

خاکسار نذیر احمد باجوہ۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر سیالکوٹ

چک ۹۹ شمالی سرگودھا کی قراردادیں

۸ فروری جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہو کر مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) احراریوں کا موجودہ رویہ جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف اختیار کیا ہوا ہے۔ نہایت ہی اشتعال انگیز ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے مقدس امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف گند اچھالا جا رہا ہے جو ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور ہر جگہ احمدیوں کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔

(۲) یہ جلسہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس کرتا ہے کہ حضور ہمیں اجازت فرمائیں۔ کہ ہم قانون کی حدود کے اندر رہ کر احراریوں کے فتنہ کے انسداد کی تدابیر عمل میں لائیں۔

(۳) ان قراردادوں کی نقول حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا

جالندھر شہر و چھاؤنی کی قراردادیں

۱۰ فروری ۱۹۳۵ء جماعت جالندھر شہر و چھاؤنی کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب حکیم سید محمد حسین صاحب منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے

(۱) جماعت ہائے احمدیہ جالندھر شہر و جالندھر چھاؤنی کے تمام افراد باستثنائے سرکاری ملازمان اپنے امام امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نہایت مودبانہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ ہمیں مجوزہ نیشنل لیگ کو مستقل بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ تاکہ ہم قانون۔ شریعت اسلام۔ روایات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پابند رہ کر اپنی تکالیف کو حکومت تک پہنچا سکیں۔

(۲) ہم احراریوں کی قبیح حرکات کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خصوصاً ان تقریروں ان تحریروں کو جو ہمارے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بذریعہ اخبار "زمیندار" "احسان" وغیرہ شائع کی جاتی ہیں۔ اور گورنمنٹ سے پر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ ایسے امن شکن لوگوں کو قرار واقعی سزا دے۔

(۳) ہم ملا عنایت اللہ احراری کی دل آزار اور امن سوز حرکات کی طرف بھی حکومت کو متوجہ کرتے ہیں۔

(۴) ہمارے مقدس مذہبی مرکز میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور نے جو دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا ہے۔ ہمارے لئے سخت صدمہ کا موجب ہے۔ اور ہم افسران بالا کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ اس بے انصافی کا جلد از جلد تدارک کیا جائے۔ اور ہمارے مقدس مرکز سے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ منسوخ کیا جائے۔

(۵) تجویز ہوا کہ ان ریزولیوشنوں کی ایک کاپی حضرت امیر المومنین کی خدمت بابرکت میں روانہ کی جائے۔ اور ایک کاپی اخبار الفضل کو روانہ کی جائے۔ خاکسار سیکرٹری جماعت احمدیہ جالندھر شہر

جماعت احمدیہ کالا گجراں کی قراردادیں

جماعت احمدیہ کالا گجراں نے ۱۱ فروری ۱۹۳۵ء کو خاص اجلاس منعقد کر کے حسب ذیل قراردادیں منظور کیں۔

(۱) یہ اجلاس عنایت اللہ احراری کے فتنہ خیز و امن شکن ٹریکٹ کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور محض اس کی ضبطی کو ناکافی سمجھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے خلاف

بہاولپور کے مقدمہ تنسیخ نکاح کے متعلق دلچسپ گفتگو

چند دن ہوئے۔ ایک احراری مولوی خوشاب میں آکر احمدیت کے خلاف بدزبانی کرنے لگا۔ اور عوام کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلاتا رہا۔ ان دنوں چونکہ بہاول پور کے مقدمہ کا مخالفین میں بہت چرچا تھا۔ اس لئے مولوی صاحب سے اس کے متعلق میری حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

عمر:۔ مولوی صاحب وہ فیصلہ متعلق فسخ نکاح دکھائیے جس کا ذکر اخبار زمیندار و احسان میں چھپ چکا ہے۔

مولوی:۔ وہ فیصلہ تو تیس صفحہ کا ہے اخبار میں آنہیں سکتا کتابی صورت میں چھپے گا۔

عمر:۔ یہ فیصلہ فسخ نکاح کے متعلق ہے۔ یا کفر و اسلام کے متعلق۔

مولوی۔ مقدمہ تو فسخ نکاح کا تھا۔ مگر بعد میں مقدمہ کی بنائ کفر و اسلام پر ہوگئی۔

عمر۔ وہ کس طرح جب مدعیہ کا دعویٰ فسخ نکاح کا تھا۔

مولوی:۔ جب دس سال کے بعد اب فیصلہ ہونے لگا تو مرزائیوں نے عدالت میں بیان دیدیا کہ خاوند مدعیہ فوت ہوگیا ہے۔ اس مرحلہ پر مدعیہ نے درخواست دی۔ کہ کفر و اسلام کا فیصلہ کردیا جائے۔ تاکہ دنیا فائدہ اٹھاسکے۔

عمر۔ کیا اس درخواست کی نقل آپ دکھا سکتے ہیں۔

مولوی۔ نہیں۔

عمر۔ اگر مان لیا جائے۔ کہ بہاول پور کی عدالت نے احمدیوں کے کفر و اسلام کے متعلق فیصلہ کردیا ہے۔ تو کیا اس بارے میں وہ فیصلہ جو علما مدتوں پہلے دے چکے ہیں۔ عدالت مذکور کے فیصلہ سے زیادہ معتبر اور مؤثر نہ تھا۔

مولوی۔ اس لحاظ سے معتبر اور قابل عمل نہ تھا کہ اس کی مرزائیوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ لوگوں پر بھی اس کا اثر بہت کم ہوا تھا۔ اب اس فیصلہ کی لوگ قدر کریں گے۔ اور یہ فیصلہ اب عدالتوں میں پیش کیا جائے گا۔

عمر۔ مولوی صاحب جب خاوند مدعیہ نے عدالت ملتان میں برخلاف مدعیہ و اس کے والد دعویٰ دائر کیا تھا۔ تو وہاں کیوں پیروی مقدمہ نہ کی گئی۔

مولوی:۔ ملتان اسلامی عدالت نہیں ہے۔

عمر۔ جب اسلامی عدالت سلطنت برطانیہ میں نہیں۔ تو یہ ریاستی فیصلہ آپ کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

مولوی۔ کم ازکم ریاست بہاول پور میں تو اس کا عمل ہوگا۔

عمر:۔ جب وہ فیصلہ ریاست کے اندر ہی رہے گا۔ تو جماعت احمدیہ کو اس سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ اس فیصلہ سے مٹ تو نہیں سکتی۔

مولوی۔ (سخت گھبرا کر) بے شک وجہ اس کی یہ ہے کہ مرزا صاحب عیسائیت کی ذریت تھے۔

عمر۔ نعوذ باللہ۔ اگر حضرت مرزا صاحب عیسائیت کی ذریت تھے۔ تو ان کو عیسائیت کے قدم بقدم آپ کی طرح چلنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات پر زور دیتے اور بجائے عیسائیت کے اسلام پیش کرتے۔ کیا ذریت کی یہی نشانی ہوا کرتی ہے۔

مولوی۔ مرزا صاحب نے ایک کتاب میں لکھا ہے۔ میں گورنمنٹ کا احسان مند ہوں۔ میں اس کی بادشاہی میں رفاہ عام پاتا ہوں۔ اور اس کا مطیع ہوں۔

عمر۔ گورنمنٹ اور چیز ہے۔ اور عیسائیت اور چیز

مولوی۔ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

عمر۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا ذکر کرکے صرف گورنمنٹ کا مطیع ہونا بیان کیا ہے۔ عیسائیت کو اس سے کیا تعلق۔

مولوی۔ میں کہتا ہوں دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

عمر۔ آپ کی رائے کی ضرورت نہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے یہ بات پیش کریں۔

مولوی۔ مرزا صاحب کی تحریروں میں تو گورنمنٹ کے متعلق ہی لکھا ہے۔

عمر۔ گورنمنٹ کے تو آپ بھی مطیع ہیں۔

مولوی۔ ہرگز نہیں۔ میں گورنمنٹ کا کیسے مطیع ہوسکتا ہوں۔

عمر۔ اگر آپ گورنمنٹ کے مطیع نہیں۔ تو اس کے کسی قانون کی خلاف ورزی کریں۔ پھر آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

مولوی۔ میں ایسا نہیں کرسکتا

عمر۔ اپنے زبانی دعویٰ کی تائید اپنے فعل سے کیوں نہیں کرتے

مولوی۔ میں تمہاری چال سمجھ گیا ہوں۔

عمر۔ اچھا آگے چلیئے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب انجام آتھم آپ نے دیکھی ہے۔ اس میں مباحثہ امرتسر مابین عیسائیت درج ہے۔

مولوی۔ میں نے پڑھی ہے اس میں وہ مباحثہ درج ہے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات پر ہے۔ مگر ایک طرف یہ مباحثے ہوتے تھے۔ اور دوسری طرف مرزا صاحب گورنمنٹ سے کہتے تھے۔ کہ میرے کام میں دخل نہ دو۔ میں گورنمنٹ کے لئے جماعت تیار کررہا ہوں جو گورنمنٹ کو امداد دے گی۔

عمر۔ اس سے تو معلوم ہوا۔ کہ گورنمنٹ نے عیسائیت کی کچھ پرواہ نہ کرکے دانستہ ایسی جماعت تیار کرائی۔ جو عیسائیت کے خلاف چل رہی ہے۔

مولوی۔ ہاں جب گورنمنٹ کے لئے ایک جماعت تیار ہو رہی تھی۔ تو گورنمنٹ کو عیسائیت کی کیا پرواہ ہوسکتی تھی۔

عمر:۔ اب آپ خود مان گئے۔ کہ گورنمنٹ اور چیز ہے اور عیسائیت اور چیز۔ ایک چیز ہوتی تو الگ نہیں ہوسکتے تھے

مولوی۔ اس صورت میں تو الگ ہے۔

عمر۔ اسی طرح آپ کا یہ خیال کہ گورنمنٹ نے اپنے لئے جماعت احمدیہ تیار کرائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گورنمنٹ کے لئے جماعت تیار کی۔ نہایت ہی بیہودہ ہے

اس پر مولوی صاحب سخت گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور مزید گفتگو کرنے سے انکار کردیا۔ خاکسار:۔ عمر خطاب از خوشاب

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے مختلف مطالبات کے چارٹ (علیحدہ علیحدہ اور مجموعی طور پر) تیار کرنے کا کام بشیر احمد صاحب بھٹی خوشنویس کے سپرد فرمایا ہے۔ اس کے لئے مضمون اور ان کا ڈیزائن حضور خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ جو عنقریب شائع کئے جائیں گے اس لئے کوئی اور دوست ان کو طبع کرنے یا شائع کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ انچارج تحریک جدید۔ قادیان

ضرورت استاد

ایک صاحب کو جو عیسٰی خیل کے رئیس زادہ ہیں۔ اور منشی فاضل کی تیاری کرنا چاہتے ہیں۔ ایک استاد کی ضرورت ہے جو پہاڑ پر چھ ماہ تک ان کے ساتھ رہیں۔ اپنے ہمراہ کھانا اور رہائش دیں گے اور بس۔

خاکسار:۔ شیر علی عفی عنہ۔ قادیان

عید الاضحیٰ کے متعلق

احمدی جماعتوں کے عہدہ داروں کی ذمہ واری

خدا تعالیٰ کے فضل سے عید الاضحیٰ اس ہفتہ میں ہونیوالی ہے۔ جس کے متعلق میں عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کو ان کی ذمہ واری سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ مرکز میں عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کی مدات قائم ہیں۔ جن کی آمد غرباء و مساکین یتامیٰ وغیر مستطیع طلباء پر خرچ ہوتی ہے۔ اس سے بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ان مدات کی مضبوطی کس قدر ضروری ہے۔ آمد کی کمی کے باعث اکثر مستحق طلباء و یتامیٰ وغیرہ جو قابل امداد اور ہونہار ہوتے ہیں۔ امداد سے محروم ہو کر اپنی آئندہ زندگی بہتر نہیں بنا سکتے۔ جو جماعت کا ایک بڑا نقصان ہے۔ پس ایسے مبارک موقعہ پر جبکہ ہر ایک شخص اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیوی اور بچوں پر ان کے کھانے پینے اور ان کی اچھی پوشاک کے مہیا کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔ قوم کے غرباء و مساکین و بیوگان و یتامیٰ کی ضروریات کے لئے بھی توجہ دلا کر اگر عید فنڈ میں رقم لی جائے۔ تو کافی رقم مہیا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح قربانی کی کھالوں کا جماعت کی طرف سے بعض دفعہ اچھا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے قیمت کھال مرکز میں نہیں پہنچتی ہے آج کل جن نازک حالات میں سے جماعت احمدیہ گذر رہی ہے ان کا تقاضا ہے کہ ہمارا ایک پیسہ بھی رائیگاں نہ جائے۔ اس لئے میں احمدی جماعتوں کے عہدہ داروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس موقع پر قربانی کی کھالوں کی فراہمی کا معقول انتظام کریں۔ اور فراہم شدہ کھالوں کو بہت جلد فروخت کر کے روپیہ قادیان بھجوایا جائے۔ اسی طرح ہر ایک احمدی دوست سے عید فنڈ میں بھی اس کی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ رقم وصول کر کے بھجوائی جائے۔ اگر کوئی احمدی بھائی ایسی جگہ ہو۔ جہاں جماعت قائم نہ ہو۔ تو وہ خود اس امر کا خیال رکھے۔ کہ قربانی کی کھال کی قیمت اور عید فنڈ حسب استطاعت قادیان بھجوا کر عند اللہ ماجور ہو۔ واللہ المستعان وباللہ التوفیق

ناظر بیت المال قادیان

ایک مبلغ کا تقرر

بردولی سے گجرانوالہ کے درمیان کے علاقہ کے لئے مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ساکن بردولی کو مبلغ مقرر کیا جاتا ہے۔ اس علاقہ کی انجمنیں ان سے تعاون کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

محلہ دارالرحمت قادیان کی یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹ

۱۰ مارچ محلہ دارالرحمت کے ۵، ۷ احباب وفود کی صورت میں تبلیغ اسلام کے لئے ذیل کے دیہات میں بھیجے گئے۔ ہرسیاں، سیکھواں، دانیانوالی، ڈیریوالہ، دھاریوال، بھوجے، کہاڑ، پہلووال، وڈالہ گرنتھیاں، بڈھاکوٹ، تتلے، ننگل، رولہ، چپ ارجن پور احباب کو تاکیدی ہدایت دی گئی کہ گفتگو میں ادفع بالتی ھی احسن کا خاص خیال رہے۔ اور شرارت کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ چار صد کے قریب اردو اور گورمکھی ٹریکٹ وفود کو دیئے گئے۔ تاکہ پڑھے لکھے طبقہ میں تقسیم کریں۔ دو شخص سائیکلوں پر ضلع امرتسر کے موضع ٹھیالہ میں بھیجے گئے۔ ہمارے وفود نے مجموعی طور پر قریباً ڈیڑھ سو میل کا سفر کیا۔ جہاں جہاں وفود پہنچے وہاں ان کا اچھی طرح خیر مقدم کیا گیا۔ انفرادی طور پر اور جلسوں کی صورت میں پیغام حق سنایا گیا۔ اور تبادلۂ خیالات بھی ہوا۔ صرف ایک دو گاؤں میں کچھ مخالفت ہوئی۔ ایک جگہ جہاں سکھ مخاطب تھے۔ مسلمان بڑبڑانے لگے۔ مگر سکھوں نے ان کو رد کر دیا۔ دوسرا مقام وڈالہ گرنتھیاں ہے جہاں مخالفت ہوئی۔ اس جگہ کا نمبردار چوکیداروں کو ساتھ لے کر مخل ہوتا رہا۔ سکرٹری تبلیغ محلہ دارالرحمت قادیان

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی تحریک

دوسری قسط

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی بندہ نوازی سے یہ تحریک کامیاب ہو رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ پوری توجہ سے اسکی تکمیل کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ جلد سے جلد یہ مژدہ میں احباب تک پہنچا سکوں۔ کہ ہماری مطلوبہ تعداد پوری ہو چکی ہے ایک دیگ کی قیمت للعہ روپے ہے۔ اس دوسری قسط میں حصہ لینے والوں کی فہرست ذیل میں درج ہے۔

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنے والے کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کی طرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۵	زینب بی بی صاحبہ بیوہ عبد اللہ خان صاحب کھاریاں۔ ضلع گجرات	ایک	چودھری عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی طرف سے	روپیہ وصول شد
۶	جناب محمد حسین صاحب چنیوٹی کلکتہ	ایک	اپنے والد برخوردار صاحب مرحوم کی طرف سے	"
۷	جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب لاہور	ایک	جناب چودھری نصر اللہ خان صاحب مرحوم کی طرف سے	"

اسی میں سے بہتر ۷۲ دیگوں کی ضرورت باقی ہے۔ ناظر ضیافت قادیان

تحصیل اجنالہ میں ایک احراری کی فتنہ انگیزیاں

احمدی جماعتوں کی صدائے احتجاج

۱۰ مارچ ۳۵ء زیر صدارت خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ پلیڈر اجنالہ جلسہ جماعتہائے احمدیہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہو کر باتفاق آراء منظور ہوئیں۔ (۱) جماعتہائے احمدیہ تحصیل اجنالہ ان اشتعال انگیز اور منافرت خیز تقریروں کو جو احراری فتنہ پرداز غلام محمد شوخ ساکنہ بٹالہ عرصہ قریب ۲ ماہ سے تحصیل اجنالہ کے مختلف مقامات پر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کرتا پھرتا ہے۔ حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ یہ تقریریں افراد جماعت احمدیہ کے دلوں کو سخت مجروح کرنیوالی اور عام مسلمانوں کے دلوں میں افراد جماعت احمدیہ کے خلاف جذبات نفرت پیدا کرتی ہیں۔ قبل اس کے کہ کوئی ناخوشگوار حادثہ رونما ہو جماعتہائے احمدیہ تحصیل اجنالہ حکومت سے پر زور الفاظ میں مستدعی ہیں۔ کہ چونکہ ان تقریروں سے نقض امن کا اندیشہ ہے۔ احراری ملاں غلام محمد شوخ کے خلاف موثر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست

فرشتے پاک دلوں کو احمدیت میں لا رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اور مخالفین کی ناکامی و نامرادی کا ذکر کرتے ہوئے انہیں مخاطب کرکے تحریر فرماتے ہیں۔

"دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو"

ضمیمہ اربعین نمبر ۴ ص۷

نمبر	نام	پتہ
۳۲۰	امیر محمد صاحب	ریاست جموں
۳۲۱	عبدالخالق صاحب	ضلع گورداسپور
۳۲۲	دین محمد صاحب	〃 〃
۳۲۳	شاہ محمد صاحب	〃 〃
۳۲۴	اللہ دتا صاحب	〃 〃
۳۲۵	عبدالستار خان صاحب	〃 ہوشیارپور
۳۲۶	چوہدری محمد خان صاحب	〃 لائل پور
۳۲۷	فیض احمد خان صاحب	〃 〃
۳۲۸	سردار احمد خانصاحب	〃 منٹگمری
۳۲۹	بشیر احمد صاحب	〃 لائل پور
۳۳۰	محمد اسمٰعیل صاحب	〃 امرت سر
۳۳۱	نعیم اللہ صاحب	جھنگ
۳۳۲	علی محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳۳۳	خواجہ نیربٹ صاحب	سری نگر
۳۳۴	جلال الدین صاحب	〃
۳۳۵	محبوب الٰہی صاحب	〃
۳۳۶	احمد صاحب	〃
۳۳۷	عظیم الدین صاحب	حیدرآباد سندھ
۳۳۸	خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب	جموں
۳۳۹	سرن سنگھ ولد ہر دیوا صاحب ملکانہ	ضلع آگرہ
۳۴۰	نکمان سنگھ صاحب	〃 〃
۳۴۱	کالا خان صاحب	〃
۳۴۲	مولوی عبدالحنان صاحب	ضلع ہزارہ
۳۴۳	کالا خان صاحب	〃 〃
۳۴۴	غلام جان صاحب	〃 〃
۳۴۵	جان محمد صاحب	〃 گورداسپور
۳۴۶	محمد رمضان صاحب	〃 گوجرانوالہ
۳۴۷	غلام محمد صاحب	کشمیر
۳۴۸	سید احمد شاہ صاحب	ضلع سرگودہا
۳۴۹	خواجہ محمد یوسف صاحب	کشمیر
۳۵۰	عبدالرحمٰن صاحب	ضلع گجرات
۳۵۱	چوہدری سلطان محمود صاحب	〃 لائل پور
۳۵۲	رحمت علی صاحب	〃 سیالکوٹ
۳۵۳	محمد حفیظ صاحب	〃 جہلم
۳۵۴	جلال دین صاحب	〃 〃
۳۵۵	طالب حسین صاحب	〃 سرگودہا
۳۵۶	چوہدری محمد شریف صاحب ولد مہر دین صاحب	گوجرانوالہ
۳۵۷	چوہدری محمد شریف صاحب ولد کرم الٰہی صاحب	〃
۳۵۸	مہرداد صاحب	〃 〃
۳۵۹	نور محمد صاحب	ضلع گجرات
۳۶۰	فضل الٰہی صاحب	〃 〃
۳۶۱	عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃
۳۶۲	سید محمد اسحٰق صاحب	〃 ہوشیارپور
۳۶۳	عبدالحمید صاحب	〃 گجرات
۳۶۴	غلام رسول صاحب	〃 لائل پور
۳۶۵	امام دین صاحب	〃 سیالکوٹ
۳۶۶	محمد حسین صاحب	〃 〃
۳۶۷	مرید احمد صاحب	جھنگ
۳۶۸	نور ماہی صاحب	ضلع گجرات
۳۶۹	طالع بی بی صاحب	〃 گورداسپور
۳۷۰	خیر بی بی صاحب	〃 سیالکوٹ
۳۷۱	اللہ رکھی صاحبہ	〃 〃
۳۷۲	عزیزاں بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۳۷۳	سید بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۷۴	نذیر بیگم صاحبہ	〃 فیروزپور
۳۷۵	حسن بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۳۷۶	ہاجرہ بی بی صاحبہ	امرت سر
۳۷۷	مسعودہ بانو صاحبہ	〃
۳۷۸	ہاجرہ بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۳۷۹	حسین بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۳۸۰	سردار بیگم صاحبہ	ضلع ملتان
۳۸۱	اللہ جوائی صاحبہ	〃 〃
۳۸۲	امام الدین صاحب	〃 رہتک
۳۸۳	رئیس الحسن صاحب	ضلع چوبیس پرگنہ بنگال
۳۸۴	سید شوکت علی صاحب	شاہجہانپور
۳۸۵	کلیم الدین صاحب	〃
۳۸۶	حمید الدین صاحب	〃
۳۸۷	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	ضلع لاہور
۳۸۸	محمد علی صاحب	〃 〃
۳۸۹	عبدالحمید صاحب	ضلع امرت سر
۳۹۰	محمد اسمٰعیل صاحب	〃 〃
۳۹۱	بابو مولا بخش صاحب	زنجبار
۳۹۲	ممتاز بیگم صاحبہ	〃 گورداسپور
۳۹۳	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۳۹۴	رسول بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۳۹۵	حسین بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۹۶	ستاں صاحبہ	〃 شاہ پور
۳۹۷	بھاگ بھری صاحبہ	〃 〃
۳۹۸	سعیدہ خانم صاحبہ بنت شیخ عباد اللہ خانصاحب پلیڈر	ضلع گورداسپور
۳۹۹	حمیدہ خانم صاحبہ بنت شیخ عباد اللہ خانصاحب پلیڈر	ضلع گورداسپور
۴۰۰	سعیدہ خانم صاحبہ	ضلع ملتان
۴۰۱	نور بیگم صاحبہ	〃 شاہ پور
۴۰۲	محمد بی بی صاحبہ	〃 ملتان
۴۰۳	فتح بی بی صاحبہ	〃 شاہ پور
۴۰۴	سردار بیگم صاحبہ	〃 گجرات
۴۰۵	مراد بی بی صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۴۰۶	فاطمہ بی بی صاحبہ بنت نور محمد صاحب	〃 〃
۴۰۷	فاطمہ بی بی صاحبہ 〃 اللہ داد صاحب	〃 〃
۴۰۸	روشن بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۰۹	رابعہ بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۴۱۰	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۱۱	آمنہ بی بی صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۴۱۲	فضلاں بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۴۱۳	غلام فاطمہ صاحبہ	〃 لائل پور
۴۱۴	سارہ بی بی صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۱۵	رسول بی بی صاحبہ	〃 شاہ پور
۴۱۶	رسول بی بی صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۴۱۷	محمد بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۱۸	محمد بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۴۱۹	رحمت بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۲۰	فضل بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۲۱	وزیر بیگم صاحبہ	〃 شاہ پور
۴۲۲	امۃ اللہ بیگم صاحبہ	خوشاب
۴۲۳	سارہ بیگم صاحبہ	ضلع گجرات
۴۲۴	جلال بی بی صاحبہ	〃 شاہ پور
۴۲۵	حاکم بی بی صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۴۲۶	مریم صاحبہ	〃 〃
۴۲۷	معراج بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۲۸	جنت بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۲۹	کریم بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۳۰	محمد بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۳۱	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۴۳۲	بیگم بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۳۳	حلیمہ خاتون صاحبہ	〃 ملتان
۴۳۴	حاکم بی بی صاحبہ	〃 لائل پور
۴۳۵	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۴۳۶	ہاجرہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۴۳۷	سلمہ صاحبہ	〃 〃

(باقی)

احراریوں کا فتنہ کسی دن مسلمانوں میں قیامت برپا کر دیگا

معزز معاصر روزنامہ حقیقت لکھنؤ (۶ مارچ) نے نہایت موثر انداز میں مسلمانوں کو احراریوں کے فتنہ کے نتائج کی طرف ایک طویل مضمون میں توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے۔

"ایک عرصہ سے شیعہ۔ سنی کی بحث "کفر و اسلام" کی بحث بنی رہی۔ اس کے بعد عرصہ تک وہابیوں کو کافر کہا گیا اور آج بھی بہت سے لوگ انہیں صحیح العقیدہ مسلمان نہیں سمجھتے اب آج کل احمدیوں کو اسلام سے خارج کرکے کفار میں شامل کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ بحث صرف مذہبی۔ مناظروں، علمائے کرام کے مواعظ اور خالص مذہبی رسائل تک محدود رہتی تو ہمیں اعتراض نہ ہوتا، لیکن اس بحث نے تو اب ایک خطرناک خانہ جنگی کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ایک طرف مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار اور دیگر احراری لیڈروں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ان کی جانیں خطرہ میں ہیں، دوسری طرف سنا جاتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ) کی حفاظت جان کے لئے خاص انتظام کرنا پڑا ہے۔ لاہور کے اخبارات میں جو حالات اس کشمکش کے شائع ہوتے رہے ہیں۔ وہ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ یہ فتنہ کسی دن قیامت برپا کرے گا۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ خود مسلمانوں کے خون سے رنگ جائیں گے

جس اصول اور جن عقائد کی بنا پر مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے پیروان کو اسلام سے خارج کیا جا رہا ہے۔ اس بنا پر تو مسلمانوں کے سب سے بڑے لیڈر ہز ہائی نس آغا خان اور ان کے مرید مسٹر جناح بھی "مسلمان" نہیں کہے جا سکتے کیونکہ ان کے عقائد مذہبی تو بہر حال زیادہ "مشرکانہ" ہیں۔ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ احمدیوں یا بقول احراریوں کے "مرزائیوں" کے بعد آغا خانیوں کو اسلام سے خارج کرنے کی مہم شروع ہوگی۔ اس کے بعد ان حضرات کی توجہ اور کسی اسلامی فرقہ پر مبذول ہوگی تا آنکہ شیرازہ ملت بالکل پراگندہ ہو جائیگا ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی سمجھدار مسلمان اس کو خاموشی کے ساتھ گوارا کر سکتا ہے۔ کہ ایک جماعت کو اس کا موقع دیا جائے۔ کہ وہ "اسلام کی حقیقی خدمت" کا نام لے کر مسلمانوں میں اس طرح افتراق و انتشار پیدا کرے، جس سے من حیث القوم مسلمانوں کو سوا نقصان کے کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ سے ۱۰ مارچ کی اطلاع کے مطابق "ملبر انامی جہاز جو سمندر میں داخل ہونے کی غرض سے دریائے ہگلی میں سفر کر رہا تھا۔ بج بج کے قریب ریت میں پھنس گیا۔ اس کی امداد کے لئے نجات دینے والی کشتیاں ارسال کرنی پڑیں۔

میسور کونسل میں بنگلور سے ۹ مارچ کی اطلاع کے مطابق مسٹر کے ٹی بشیام ایک بل پیش کرنے والے ہیں۔ جس کا مقصد سزائے موت کو منسوخ کرانا ہے۔ محرک نے اس بل کے اغراض و مقاصد میں لکھا ہے کہ سزائے موت نہایت وحشیانہ اور ایک مہذب قوم کے شایان شان نہیں۔ اگر یہ بل پاس ہو گیا۔ تو جن جرائم کے ماتحت آج کل میسور میں سزائے موت دی جاتی ہے۔ ان میں آئندہ عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

روزنامہ لیڈر کی الہ آباد کی ایک اطلاع کے مطابق ۱۰ مارچ کو سلور جوبلی منائی گئی۔ اس سلسلہ میں وائسرائے ہند گورنر یوپی۔ گورنر آسام۔ گورنر پنجاب۔ مہاراجہ بیکانیر۔ مہاراجہ بنارس۔ گاندھی جی۔ ڈاکٹر ٹیگور۔ سر میلکم ہیلی۔ لارڈ ہیلی فیکس اور دوسرے احباب نے تہنیت کے پیغام ارسال کئے۔

فیروز پرنٹنگ پریس واقعہ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور کی بالائی منزل پر ۹ تاریخ کو آگ لگ گئی۔ چونکہ فائر بریگیڈ اطلاع ملنے پر فوراً پہنچ گیا۔ اس لئے آگ پر قابو پا لیا گیا۔

ڈاکٹر سر اقبال جو قریباً سوا ماہ سے ریاست بھوپال گئے ہوئے تھے۔ ۱۰ مارچ واپس آگئے۔

سر ہنری کریک نے ۹ مارچ اسمبلی میں ۱۲۵ اخبارات اور ۳۸ رسائل کی ایک فہرست پیش کی۔ جو شاہی قیدیوں کو مہیا کئے جاتے ہیں۔ البتہ وہ لٹریچر جو انقلابی تحریکات کے متعلق ہو اس کے پڑھنے کی شاہی قیدیوں کو اجازت نہیں دی جاتی۔

صوفیا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یونان کی سرکاری فوجوں نے باغیوں پر۔ پیادہ دستوں رسالوں جنگی طیاروں اور توپوں سے حملے شروع کر دئیے ہیں۔

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے ۷ مارچ کو دارالعوام میں بتایا۔ کہ آج کل انڈیا آفس سلطنت کے محکمہ ہائے متعلقہ کے اتحاد عمل کے ساتھ برما کے تحفظ کے مسئلہ پر غور کر رہا ہے۔

احمد آباد سے ۱۰ مارچ کی اطلاع ہے کہ وہاں کے قدامت پسند برہمنوں کی برادریوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ۱۱ سال سے زیادہ عمر کی لڑکیوں کی اگر منگنی یا بیاہ نہ کیا گیا۔ تو ان کے والدین سے فی لڑکی فی ماہ ایک روپیہ بطور ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت جاپان اس بات پر غور کر رہی ہے۔ کہ چین کے شمالی رقبہ جات پر قبضہ کر لیا جائے۔ اس غرض کے لئے جاپان اور مانچوکو میں فوجی بھرتی کی جا رہی ہے۔

قیصر جرمنی کے متعلق برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہ اس امر کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ اسے سوئٹزرلینڈ میں رہنے کی اجازت مل جائے۔

ہوانا کے متعلق لنڈن سے ۱۱ مارچ کی اطلاع ہے کہ وہاں کے کمیونسٹوں اور مقامی پولیس کے درمیان شدید تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں حکام کو افواج بلانی پڑیں۔ ساری رات بمباری ہوتی رہی اور دونوں طرف سے ایک دوسرے پر گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کے متعلق سر ہنری کریک ہوم ممبر نے ۱۱ مارچ اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اسے گورنمنٹ کی طرف سے ہر سال ۱۲۵۳۰ روپے دئے جاتے ہیں۔ ریوٹر ایجنسی والوں کو بھی گورنمنٹ کی طرف سے امداد دئے جانے کا اعتراف کیا۔

میانوالی کی پولیس نے ۱۰ مارچ کی اطلاع کے مطابق موضع دلے والی کے ایک ساٹھ سالہ حاجی کو دس سالہ لڑکی سے مسجد کے اندر زنا بالجبر کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص دو دفعہ حج کرنے گیا تھا۔ اور کئی مسجدوں کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتا رہا۔ احراریوں کو مبارک ہو۔ کہ ان میں ایسے ایسے فدایان قوم و ملت پائے جاتے ہیں۔

نواب سر مزمل اللہ خان کے متعلق جو امسال حج کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ "ام القریٰ" کی تازہ اشاعت مظہر ہے۔ کہ انہوں نے حرم پاک کی روشنی کے لئے باون گھوڑوں کی طاقت کی ایک بجلی کی مشین دی ہے۔ جو مکہ معظمہ پہنچ چکی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق ۱۱ مارچ اسمبلی میں ہوم ممبر نے بتایا۔ انہیں رہا کرنے یا اپنی اہلیہ کے ہمراہ یورپ جانے کی شرط پیش کرنے کی تجویز گورنمنٹ ہند یا یوپی گورنمنٹ کے زیر غور نہیں ہے۔

ریاست کپورتھلہ کے متعلق ۱۱ مارچ کی اطلاع کے مطابق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے قریباً تمام محکمہ جات میں تخفیف ہونے والی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ریاست کے وہ افسر جو ریاستی ملازمت کے تیس سال پورے کر چکے ہیں ریٹائر کر دئے جائیں گے۔ بعض بڑی پوسٹوں کو یکسر اڑا دینے کی بھی توقع کی جا رہی ہے۔

پنڈت مالویہ کے متعلق بمبئی سے ۱۱ مارچ کی اطلاع کے مطابق امید کی جاتی ہے کہ کمیونل ایوارڈ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے وہ اپنے وفد سمیت اپریل کے دوسرے ہفتہ میں انگلینڈ روانہ ہوں گے۔

نئی دہلی سے ۱۱ مارچ کی اطلاع ہے کہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں مختلف صوبجات کے ریفارمز کمشنروں کا جو اجلاس سر ڈونٹ ریفارمز کمشنر حکومت ہند کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس میں یہ قرار پایا ہے کہ صوبجاتی کونسلوں کے انتخابات مارچ ۱۹۳۶ء میں عمل میں لائے جائیں۔

حکومت ہند نے نئی دہلی سے ۱۱ مارچ کی اطلاع کے مطابق ڈیپارٹمنٹ آف انڈسٹریز اینڈ لیبر کے ساتھ ایک اور چھوٹا سا حصہ ملحق کر دیا ہے۔ جو براڈکاسٹنگ کے انتظامات سرانجام دے گا۔ یہ دفتر نئی دہلی میں ہو گا۔ اور کنٹرولر آف براڈکاسٹنگ اس کے انچارج ہوں گے۔

مارشل لاء کے قیدیوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ۱۱ مارچ کو پنجاب کونسل میں مسٹر بائنڈ نے بتایا کہ اس وقت صوبہ کے مختلف جیلوں میں مارشل لاء کے ۱۴ قیدی ہیں۔ ان کی رہائی کے متعلق کسی قسم کا بیان دینے سے مسٹر بائنڈ نے انکار کر دیا۔

جناب پیر اکبر علی صاحب کے پنجاب کونسل میں اہم سوالات

لاہور ۱۱ مارچ۔ جناب پیر اکبر علی صاحب ایم ایل سی۔ نے کونسل کے اجلاس میں احراریوں کے متعلق بہت سے نہایت اہم سوالات پوچھے۔ جن کے جواب میں آنریبل مسٹر بائنڈ نے کہا۔ کہ ابھی تک جواب تیار نہیں ہوئے۔

اس سوال کا کہ ۱۹۳۲ء میں احراریوں نے سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کی اجازت کے بغیر مسجد بنانی شروع کر دی تھی۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے جواب ہاں میں دیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی